

لُحْت

خوش خصال و خوش خیال و خوش خبر خیر البشر ﷺ
خوش نژاد و خوش نہاد و خوش نظر خیر البشر ﷺ
دل نواز و دل پذیر و دل نشین و دل گشا
چاره ساز و چاره کار و چاره گر خیر البشر ﷺ
سر به سر مهر و مروت ، سربه سر صدق و صفا
سر به سر لطف و عنایت ، سربه سر خیر البشر ﷺ
صاحب خلق عظیم و صاحب لطف عمیم
صاحب حق ، صاحب شق القمر خیر البشر ﷺ
کارزارِ دهر میں وجہ ظفر ، وجہ سکوں
عرصہ محشر میں وجہ درگزر خیر البشر ﷺ
در پہ پہنچے کس طرح وہ بے نوا، بے بال و پر
اک نظر تائب کے حال زار پر خیر البشر ﷺ



عطا عجیب اللہ

میسٹر... میسٹر

اللہ تعالیٰ کا شکر..... الحمد للہ رب العالمین

اہل ایمان کو ”رمضان المبارک“ مل گیا..... ہر بلاء بھول گئی..... ہر وباء بھول گئی..... اب تو
رمضان ہے اور قرآن ہے..... شکر ہی شکر..... رحمت ہی رحمت..... الحمد للہ رب العالمین.....

حضور اقدس حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے

و افضل الدعاء الحمد لله (حاکم، ترمذی)

سب سے افضل دعاء ”الحمد لله“ ہے۔

ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ ”الحمد للہ“ میں کون سی دعاء ہے؟.....

”الحمد للہ“ کا ترجمہ ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اس میں تو کچھ نہیں مانگا
گیا..... پھر یہ دعاء کیسے ہوئی؟ اور دعاء بھی سب سے افضل دعاء اور حدیث بھی اہل علم
کے نزدیل سند کے اعتبار سے ”صحیح“ ہے

جواب یہ ہے کہ.....دعاء میں دو چیزیں ہوتی ہیں.....ایک اللہ تعالیٰ کا ذکر.....اور دوسرا اپنی کوئی حاجت مانگنا.....”الحمد للہ“ میں دونوں باتیں موجود ہیں.....اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہے.....اور اپنی حاجت کا سوال بھی.....اور وہ اس طرح کہ.....جب ہم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا.....اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر حمد ادا کی تو.....اس میں مزید نعمتوں کی طلب خود بخود آگئی.....مزید نعمتوں کا سوال خود بخود آگیا.....کیونکہ وعدہ ہے کہ.....شکر کرو گے تو نعمت بڑھے گی.....

یوں.....الحمد للہ.....سب سے افضل دعاء ہے کہ.....اس میں ہم نے اپنے اوپر موجود اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کیا.....اور اسی شکر کے ذریعے.....ان نعمتوں میں اضافہ مانگ لیا.....اور نہایت ادب سے مزید نعمتیں بھی مانگ لیں.....الحمد للہ رب العالمین.....
ویسے اہل علم نے اس حدیث شریف کے تین مطلب لکھے ہیں.....بڑی مزیدار اور آسان بات ہے.....اسے یاد کر لیں

(۱) سب سے افضل دعاء ”الحمد للہ“ ہے.....یعنی سب سے بہترین اور جامع دعاء.....اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا.....اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے.....الحمد للہ رب العالمین

(۲) سب سے افضل دعاء ”الحمد للہ“ ہے.....یعنی سب سے افضل اور ضروری دعاء وہ ہے جو سورہ الحمد للہ.....(سورہ فاتحہ) میں آئی ہے.....اور وہ ہے اهدنا الصراط المستقیم، صراط الذين انعمت عليهمآخر تک.....

یعنی اللہ تعالیٰ سے صراط مستقیم کی ہدایت مانگنا.....وہ راستہ مانگنا جو حضرات انبیاء علیہم السلام، صد یقین، شہداء اور صالحین کا ہے.....

بے شک یہ دعاء سب سے اہم ہے.....اس لئے کہ.....ہدایت ملی تو سب کچھ ملا.....ہدایت نہ ملی تو کچھ بھی نہ ملا.....

(۳) سب سے افضل دعاء ”الحمد للہ“ ہے.....یعنی سب سے افضل دعاء.....سورہ فاتحہ ہے.....پوری سورت دعاء ہی دعاء ہے.....نور ہی نور ہے.....شفاء ہی شفاء ہے.....علم ہی علم ہے.....معرفت

ہی معرفت ہے.....

اس لئے ”سورہ فاتحہ“ سمجھیں، پڑھیں..... اور خوب مانگیں.....

اُمید ہے..... یہ تینوں اقوال آپ نے یاد کر لئے ہوں گے..... علم کی اس نعمت پر بھی ہم سب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں..... الحمد للہ رب العالمین

اس وقت ساری دنیا ایک..... عجیب، ناقابل فہم..... اور دہشت ناک مصیبت میں مبتلا ہے..... جب سے یہ دنیا بنی ہے..... اس میں وباً میں بھی آتی رہی ہیں اور بلاً میں بھی..... ہر رات آسمان کی طرف سے زمین پر..... نعمتیں بھی اُترتی ہیں..... اور بلاً میں بھی.....

مگر ”کرونا“، جیسی ”بلا“، اور ”وباء“ کا تذکرہ..... ماضی میں بالکل نہیں ملتا..... کہاں چین اور کہاں امریکہ..... ”وباء“ کو ”وباء“ کہتے ہی اس لئے ہیں کہ وہ خاص موسم اور ہوا اور خاص مٹی میں پھیلتی ہے.....

مگر یہ عجیب ”وباء“ ہے جو ایک ہی وقت میں..... ٹھنڈے علاقوں پر بھی حملہ آور ہے..... اور گرم علاقوں پر بھی..... جو ایک ہی وقت میں پہاڑی علاقوں میں بھی موجود ہے..... اور میدانی اور صحرائی علاقوں میں بھی..... ”وباء“ چین سے شروع ہوئی..... اور پھر امریکہ اس کی لپیٹ میں آگیا..... کیا جراشیم نے بھی..... جہاز اور راکٹ ایجاد کر لئے ہیں؟ پھر ایک اور اہم اور دلچسپ بات یہ کہ..... دنیا بھر کے ڈاکٹر اور سامنہ دان ابھی تک اس ”وباء“ کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکے..... چنانچہ اب تک اس کے علاج کی دواء یا ویکسین بھی تیار نہیں کر سکے تو پھر انہوں نے عجیب و غریب حفاظتی طریقے..... کس بنیاد پر دنیا بھر میں نافذ کر دیئے ہیں؟

زیادہ لوگ اکٹھے نہ ہوں..... ورنہ ”کرونا“ آجائے گا؟..... اب تک کسی جگہ بھی یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ..... لوگوں کے اکٹھے ہونے سے ”کرونا“ پھیلا ہو..... چین والے چین میں تھے کہ..... کرونا ”ایران“ میں جا پہنچا..... ایرانی ابھی کراہ ہی رہے تھے کہ..... کرونا کا قہر اٹلی پر گرا..... اور پھر ”سین“ اس کی زد میں آیا..... اور پھر ساری دنیا ”کرونا، کرونا“ چلانے لگی..... معلوم ہوا کہ..... یہ صرف کوئی

”وباء“ نہیں..... بلکہ ”عذاب“ ہے..... اور ستم یہ کہ..... جہاں سے ساری دنیا کو ”امن“، تقسیم ہوتا ہے..... کعبہ شریف، مسجد الحرام..... اسے بھی بند کر دیا گیا..... جہاں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے تقسیم ہوتے ہیں..... مدینہ مدینہ..... روضہ اطہر..... مسجد نبوی..... آہ! اسے بھی بند کر دیا گیا..... حالانکہ روئے زمین کے یہ مقدس مقامات..... کسی کے ایسے زیر اختیار نہیں ہیں کہ..... جو چاہے اپنی مرضی سے انہیں کھولے..... یا بند کرے..... اور جو..... ایسے اختیارات چلاتا ہے..... وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور عذاب سے نہیں بچ سکتا..... بہر حال..... حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں..... ”کعبہ شریف“ جہاں تھا..... وہیں رہے گا..... اور تا قیامت آبادر ہے گا..... مدینہ مدینہ تا قیامت آبادر ہے گا..... دجال اور اس کا فتنہ بھی ان دو..... مقدس مقامات کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا..... اور جب یہ مقامات نہیں رہیں گے تو..... پھر یہ کارخانہ کائنات بھی لپیٹ دیا جائے گا..... کچھ عرصہ..... زمین والے مکمل ”لبرل“ زندگی گزار کر..... قیامت کی راہ ہموار کر دیں گے..... اور پھر..... انصاف والا دن آجائے گا..... باقی رہے مسلمان حکمران..... تو انہوں نے اپنی قسمت..... یا اپنی بد نصیبی کے مطابق..... حریمین شریفین سے اپنا حصہ حاصل کیا..... اللہ تعالیٰ کے عذاب سے جلتے، مرتے، چختے کافروں نے کہہ دیا کہ..... ہر اجتماع بند کر دو تو ہم نے بھی..... اندھوں، اور بھروں کی طرح..... کعبہ شریف، مسجد نبوی..... اور روئے زمین کی مساجد بند کر دیں..... نہ سوچا، نہ سمجھا.....

مگر اب بہت سے تخت لرز رہے ہیں..... بہت سے تخت..... تختے بننے جارہے ہیں..... اور بہت سے تاج..... گلے کا طوق..... زمین کا نظام تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے..... ایسا لگتا ہے کہ..... نئے ہزار سال کا نیا انتظام آسمان سے زمین پر اُتر رہا ہے..... اب بہت کچھ بد لے گا.....

اے اہل ایمان..... ایمان میں ہی کامیابی..... اور امن ہے..... ان شاء اللہ..... اسلام کے ظاہری غلبے کا دور بھی..... جلد شروع ہونے والا ہے..... اپنے ایمان پر..... شکر ادا کرو..... الحمد للہ، الحمد للہ..... کعبہ شریف پر..... شکر ادا کرو..... الحمد للہ، الحمد للہ..... مدینہ مدینہ پر شکر ادا کرو..... الحمد للہ، الحمد للہ..... رمضان المبارک پر شکر ادا کرو..... الحمد للہ، الحمد للہ.....



اس سال.....رمضان المبارک میں کیا کرنا ہے؟.....

فرصت نکال کر.....”شہر رمضان“، کتاب کا جلدی سے مطالعہ فرمائیں.....بہت فائدہ ہو گا ان شاء اللہ.....اس سال.....حالات کا تقاضا یہ ہے کہ.....ہم اس رمضان المبارک کو اللہ تعالیٰ کی حمد.....اللہ تعالیٰ کے شکر کے ذریعہ حاصل کریں.....

اور موبائل سے.....نوے فی صد دور ہو جائیں.....خصوصاً ویڈیو اور فیس بک جیسے.....غفلت خانے.....پاگل خانے.....اگر ہم نے.....حمد، شکر کو اپنالیا.....اور موبائل سے ہٹ گئے تو.....یہ رمضان.....ہمارے لئے.....بہت خاص بن جائے گا.....بہت خاص.....ان شاء اللہ کچھ عرصہ کے ”نافع“ کے بعد.....آج ” مدینہ مدینہ“ کا یہ شمارہ نکل رہا ہے تو.....دل خوش ہے.....اور شکر گزار ہے.....الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ رب العالمین

مدینہ کی باتیں مدینہ کی یادیں
سناتا ہے ہم کو مدینہ مدینہ
وہ تصویر میں جب سے خالی ہے دیکھا
رُلاتا ہے ہم کو مدینہ مدینہ
ہو برباد دنیا ہمیں کیا پڑی ہے
عطاء ہو الہی مدینہ مدینہ

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللهم صل وسلام وبارك علی سیدنا محمد واله وصحبہ وبارک وسلم

تسليماً کثیراً کثیراً

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

○.....○.....○

غم کا، خوف کا اور سخت پریشانی کا عالم تھا کہ پھر ”رمضان المبارک“ آگیا.....

الحمد لله رب العالمين حمداً كثيراً طيباً مباركاً ف فيه

اہل دنیا کے پاس تو کرونا کے علاوہ کچھ بھی نہ کہنے کو ہے، نہ سننے کو، اور نہ برتنے کو۔ اس لئے ان کا خوف بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے اور اس ایک ہی فکر میں ابتلاء نے انہیں نفیتی مریض بنادیا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا اہل ایمان پر عظیم احسان کہ انہیں رمضان المبارک جیسی عظیم ایمانی نعمت، مصروفیت اور فکر عطا فرمادی۔ دن کا روزہ اور اس روزے کو محفوظ، قیمتی اور عند اللہ مقبول و محظوظ بنانے کی فکر، رات کو تراویح جیسی ایمان افروز نعمت اور درجہ با عبادت۔ قرآن مجید جو دلوں کی شفاء، سکون اور مرہم ہے، جو ہر غم کا مدد ادا ہے، جو ہر تکلیف اور تشویش کا حتمی حل ہے، جو مسائل سے نکلنے کا حقیقی راستہ ہے، جو مصائب سے نبرد آزمائونے کا بہترین ذریعہ ہے، اس کی حلاوت بھری تلاوت اور وَا الْهَانَهُ دُعا تینیں..... رات کو قیام کی فکر، تہجد کی عاشقانہ عبادت کا عمومی دور دورہ جو رمضان المبارک میں ہر خاص و عام کے لئے میسر عبادت بن جاتی ہے۔ سحر کا

متبرک

اور آسان

اِيمان باری، عزم باری



کھانا اور پھر اگلے روزے کی فکر۔ گویا ایمان والوں کی زندگی کرونا کے خوفناک چکر سے نکل کر روزے اور عبادت کے ایمانی دائرے میں آگئی۔ اللہ تعالیٰ نے کتنا کرم فرمایا اُن کی اس نعمت کا شکر آدھیں ہو سکتا۔

کرونا نے معيشت تہہ و بالا کر دی، سیاست ہلاکر رکھ دی، مستقبل کے منصوبوں پر خاک ڈال دی، عزم چکنا چور کر دیئے، خواب بکھیر دیئے اور شیطانی چالیں الٹ ڈالیں۔ عالمی نظام کی بساط پر کوئی مہرہ بھی اپنی جگہ پر برقرار نہیں رہا۔ ہاں جو کچھ دنیا کا تھا سب بدل گیا۔ بکھر گیا اور ٹوٹ گیا لیکن جو اللہ تعالیٰ کا تھا وہ باقی ہے، قائم ہے اور برقرار ہے۔ کچھ فرق آیا بھی ہے تو ہماری اپنی کمزوری کی وجہ سے۔ اگر تھوڑی ہمت دیکھاتے اور درست فیصلے کرتے تو اتنا بھی فرق نہ آتا۔

اور ہاں! دیکھی رب العالمین کی شان!.....

دنیا جو سب کچھ بچا کر رکھنا چاہتی تھی وہ نہیں بچا اور جسے مٹانے پر اس طرح متعدد اور متفق تھی کہ کوئی ایک طاقت بھی اس رائے میں مختلف نہ تھی وہ نہ صرف باقی ہے بلکہ پوری آب و تاب کے ساتھ اور پوری شان کے ساتھ اپنا جود منوار ہا ہے۔ ”جهاد فی سبیل اللہ“ ذورۃ سنام الاسلام، اسلام کی عزت و شوکت کا نشان، حریت کا استعارہ اور حرمت کا ضامن جہاد فی سبیل اللہ۔ اگر کرونا کی دہشت کسی چیز پر ذرہ برابر بھی اثر انداز نہیں ہو سکی تو وہ صرف اور صرف جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ افغانستان کے مجاہد کو پتا ہی نہیں کہ کرونا کیا ہے اور دنیا کے ساتھ کیا کر رہا ہے۔ اس نے اپنی گن نہیں چھوڑی، اپنا میدان اور مورچہ نہیں چھوڑا، اپنا عزم کمزور نہیں کیا اور اپنی یلغار نہیں روکی۔ دنیا نے کہا جناب! کرونا کی خاطر فی الحال سکون کر لیجئے۔ جواب تھا کون کرونا؟..... جو طاقتیں نظر آتی ہیں اور تباہ کن اسلحہ و ساز و سامان رکھتی ہیں، جن کے پاس مکڑے کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہے اور آگ لگانے کی قوت بھی۔ ہمیں وہ آگ اور بارود کے ڈھیر دکھا کر پیچھے نہیں ہٹا سکے اور نہ رُکنے پر مجبور کر سکے تو ایک موہوم اور مشکوک سی طاقت ہمارے قدم کیونکر روک سکتی ہے؟

کشمیر میں آج بھی مجاہدین نے اپنا وجود منوایا۔ انڈیا کا دوبار بہادری کا میڈل حاصل کرنے والا

کرنل اپنے معاون میجر سعیدت مجاہدین کے ٹریپ میں آ کر جہنم واصل ہوا اور اس نے بدر والے مہینے میں اپنے بابا ابو جہل کی رفاقت پائی۔ عہدِ کرونا میں کشمیر کے شیر دل عوام نے رشید احمد ڈار جیسے مجاہد کے جنازے میں بارہ تیرہ ہزار کا مجمع لگا کر ہندوستان کو بتایا کہ جس جذبہ جہاد و حریت اور شوقِ شہادت کا گذشتہ سات دہائیوں میں مادی طاقت کا اندرھا استعمال کچھ نہیں بگاڑ سکا، کرونا بھی اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ کشمیر کا ہر دن ہندوستان کے کر فیو اور کرونا کے لاک ڈاؤن دونوں پر بھاری گذر رہے اور جہاد نے دونوں کے خوف اور رعنوت کے منہ پر لات رسید کی ہے۔

پھر ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اُس سے ہر چیز ڈرتی ہے جبکہ اُسے کسی بھی چیز کا خوف نہیں ہوتا اور جو غیر اللہ کے خوف کو اپنی عادت اور مزاج بنالے پھر وہ اسی طرح ہر موجود و موجودہ میں سے ڈرتا ہی رہتا ہے اور اسی خوف میں اپنے احوال، اقوال، نظریات اور مزاج کو بدلتا چلا جاتا ہے۔ تقریباً دو عشرے قبل ایک ایسا ہی خوف کا عالم نائن الیون کی شکل میں مسلط ہوا تھا۔ اس وقت بھی یہی ماحول بنا کہ جو اپنے آپ کو نائن الیون کے بعد کی پالیسیوں کے مطابق نہیں ڈھالے گا مارا جائے گا اور اس کا کام بھی تباہ ہو جائے گا۔ ہر ریاست، ہر طبقے اور ہر ادارے کے سامنے اس خوف کا امتحان رکھا گیا۔ کون کامیاب رہا اور کون اس خوف کا شکار ہو کر ناکامی میں جا گرا گذشتہ ۱۹۴۷ء کا ایک ایک دن اس تاریخ کا گواہ ہے اور آنے والا مورخ یہ سب تفصیل سے رقم کر دے گا۔ آج پھر اسی طرح کا ایک خوف ہمارے چاروں جانب پھیلا دیا گیا ہے اور بد قسمتی سے بہت سے دیندار لوگ بھی قبل از وقت ہی اپناز ہن بنانے کا دروسروں کی ذہن سازی شروع بھی کر چکے ہیں کہ اب انہیں نائن الیون سے بھی زیادہ بدلنا ہو گا۔

اس پچھلے امتحان کے وقت بہت سے دین کے علمبرداروں نے جس طرح دین کا حلیہ بگاڑا اور کس طرح کے علمی و عملی اخراجات کو روانچ دیا وہ ایک تکلیف دہ داستان ہے اور اب نہ جانے وہ مستقبل کے کیا کیا منصوبے بنارہے ہیں کہ انہیں مزید کتنا بدلنا اور کتنا گرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے امت کی حفاظت فرمائے۔ آمین

کرونا کی خبروں کے زور پکڑتے ہی جو سب سے بُرا جہاں دیکھنے میں آیا وہ ایک طبقے کا حکومت

سے پہلے ہی عوام الناس کی مسجد اور جماعت کی نماز سے دوری کے حوالے سے ذہن سازی کرنے کا تھا۔ اسی تر غیب کے بعد حکومت کو بھی شہہ ملی کہ وہ مساجد کی بندش کے حوالے سے قانون سازی پر اُتر آئی اور جمعہ، جماعت پرحتی سے بندش لگادی۔ اللہ تعالیٰ جزاۓ خیر دے اُن علماء کرام کو جنہوں نے پہلے بھی اس حوالے سے ایک حق موقف حکومت کے سامنے رکھا اور خصوصاً رمضان المبارک کی آمد سے پہلے اس بابت کچھ شدّت والا موقف اپنایا اور جمعہ، جماعت اور تراویح کے حوالے سے ایک اچھا فیصلہ کرانے کی راہ ہموار کی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مساجد مکمل کھلی رکھی جاتیں اور نماز با جماعت، تراویح، جمعہ اور اعتکاف کے حوالے سے کوئی روک ٹوک نہ ہوتی۔ مسلم ممالک میں عرب افریقہ کے ایک چھوٹے سے صحرائی ملک موریطانیہ نے اسی طرزِ عمل کو اپنایا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ نتیجہ دکھایا کہ ان کا ملک سب سے پہلے کرونا وائرس سے مکمل خلاصی پانے والا علاقہ قرار پایا۔ ہمارے ہاں بھی اگر یہی مبارک طریقہ اپنایا جاتا تو بہت بہتر نتائج برآمد ہوتے لیکن بہر حال جتنا اپنالیا گیا اس پر بھی شکر و اجب ہے۔ الحمد للہ ہر مسجد میں اذان ہو رہی ہے، با جماعت نماز اور جمعہ ادا ہو رہا ہے اور تراویح کی بابرکت محفل بھی ہر مسجد میں منعقد ہے، اسی کا ثمر ہے کہ امریکہ، ڈبلیو ایچ اور دیگر کئی ادارے اس امر پر باقاعدہ حیرانی کا اظہار کر چکے ہیں کہ پاکستان میں اس مرض کا پھیلاوہ آندہ ازوں سے کہیں کم رہا ہے۔

الحمد لله رب العالمين

بات جہاں سے شروع کی تھی وہیں لوٹتے ہیں۔ عہد کرونا میں جہادی یلغاروں اور محاذوں کی آبادی نے ثابت کر دیا ہے کہ دُنیا میں اگر آزادی کا کوئی تصور ہے تو ”جهاد“ میں ہے۔ اگر کوئی حقیقی معنی میں آزاد ہے تو وہ صرف ”مجاہد“ ہے اور یہی وہ عمل ہے جو ظاہری اور خفیہ ہر طرح کی طاقتلوں کے علی الرغم اپنا وجود باقی بھی رکھتا ہے اور اسے منواتا بھی ہے۔ اُمت اگر اس راز کو پالے اور اس حقیقت کو اپنالے تو کیسی کیسی غلامیوں اور کس کس خوف سے نجات پالے۔ ذرا سوچئے گا ضرور۔

○.....○.....○



شادِ مدینہ حادیث

رمضان المبارک کے ماہِ سعید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولاتِ عبادت و ریاضت اور مجاہدہ میں عامِ دنوں کی نسبت بہت اضافہ ہو جاتا تھا۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت اپنے عروج پر ہوتی اور اسی شوق اور محبت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راتوں کا قیام بھی بڑھادیتے۔

رمضان المبارک میں درج ذیل معمولات حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا مستقل اور دائمی حصہ ہوتے:

(1) کثرتِ عبادت و ریاضت

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ،
وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ، وَأَشْفَقَ مِنْهُ۔ (بیہقی، شعب الایمان، 3:310، رقم: 3625)

”جب ماہِ رمضان شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازوں میں اضافہ ہو جاتا، اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے اور اس کا خوف طاری رکھتے۔“

(2) سحری و افطاری

رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روزے کا آغاز سحری کھانے اور اختتام جلد افطاری سے کیا کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سحری کھانے کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً (مسلم، اصحیح، کتاب الصیام، باب فضل السحور و تأکید استحبابه...، 2

(1095، رقم: 770)

”سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔“

ایک اور مقام پر حضرت ابو قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر و بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔“ (مسلم، اصحیح، کتاب الصیام، باب فصل السحر و روتا کید استحبابہ، 2: 771، رقم: 1096)

(3)..... قیام اللیل

رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راتیں تو اتروکثرت کے ساتھ نماز میں کھڑے رہنے، تسبیح و تہلیل اور ذکرِ الٰہی میں محیت سے عبارت ہیں۔ نماز کی اجتماعی صورت جو ہمیں تراویح میں دکھائی دیتی ہے اسی معمول کا حصہ ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک میں قیام کرنے کی فضیلت کے بارے میں فرمایا:

”جس نے ایمان و احساب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس دن وہ بطن مادر سے پیدا ہوتے وقت (گناہوں سے) پاک تھا۔“ (نسائی، السنن، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف تیجی بن أبي کثیر والنصر بن شیبان فیہ، 4: 158، رقم: 2208)

(2210)

(4)..... کثرت صدقات و خیرات

حضور نبی اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صدقات و خیرات کثرت کے ساتھ کیا کرتے اور سخاوت کا یہ عالم تھا کہ کبھی کوئی سوالی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درستے خالی واپس نہ جاتا رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت اور صدقات و خیرات میں کثرت سال کے باقی گیارہ مہینوں کی نسبت اور زیادہ بڑھ جاتی۔ اس ماہ صدقہ و خیرات میں اتنی کثرت ہو جاتی کہ ہوا کے تیز جھونکے بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ (رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ (بخاری، اصحیح، کتاب الصوم، باب أجود ما كان النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکون فی رمضان، 2: 672-673، رقم: 1803)



”جب حضرت جبریل امین آجاتے تو آپ ﷺ بھلائی کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخنی ہو جاتے تھے“
حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغامِ محبت لے کر آتے تھے۔ رمضان المبارک میں
چونکہ وہ عامِ دنوں کی نسبت کثرت سے آتے تھے اس لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے آنے کی
خوشی میں صدقہ و خیرات بھی کثرت سے کرتے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک سے کئی فوائد اخذ ہوتے ہیں مثلاً:
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جود و سخا کا بیان۔

رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کے پسندیدہ عمل ہونے کا بیان۔
نیک بندوں کی ملاقات پر جود و سخا اور خیرات کی زیادتی کا بیان۔

قرآن مجید کی تدریس کے لئے مدارس کے قیام کا جواز۔ (نووی، شرح صحیح مسلم، 69:15)

(5) اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعتکاف کرنے کا معمول تھا۔ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَذْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ (بخاری، اصحیح، کتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الاواخر
وَالإِعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا، 2:713، رقم: 1922)

”حضرور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
کے حکم سے آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا
ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ”حضرور نبی اکرم ﷺ ہر سال رمضان المبارک میں دس دن
اعتكاف فرماتے تھے اور جس سال آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا، اس سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف
کیا۔“ (بخاری، اصحیح، کتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأوسط من رمضان، 2:719، رقم:
(1939)

○.....○.....○

اللہ کریم کی ہر دن نئی شان ہوتی ہے۔ وہ کسی کو پستی میں ڈال دیتے ہیں تو کسی کو بلندی عطا فرمادیتے ہیں۔ کسی کے بنے بنائے کام کو بگاڑ دیتے ہیں تو کسی کے بگڑے ہوئے کام کو سُدھار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کامل، علم وسیع ترین اور ارادہ مستحکم ترین ہوتا ہے۔ وہ جو چاہیں تو انہیں کوئی بھی روک نہیں سکتا اور جس چیز کو وہ روک لیں تو کوئی اُسے حاصل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ شان ان دنوں ایک بار پھر پوری آب و تاب سے دُنیا نے دیکھ لی بلکہ ابھی تک دیکھ رہی ہے۔

کورونا نے بہت سوں کے بنے بنائے کام بگاڑ دیے اور بہت سوں کے بگڑے ہوئے کام بنادیئے۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مخلوق کی غلامی کرنے والے ایک ایسی دلدل میں جا گھسے ہیں کہ ابھی تک وہاں سے نکل نہیں پا رہے، اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا دم بھرنے والے پہلے تو یکسو تھے ہی مگر رمضان نے آ کر انہیں بالکل ہی یکسو اور ان کی زندگی کو ایمانی ترتیب اور ایمانی اعمال پر جمادیا ہے۔

جو مسلمان اس رمضان کو جس قدر عمدہ

ایمانی اعمال اور ایمانی ترتیبات پر گزارے گا تو رمضان کے بعد کی اُس کی زندگی کو اللہ تعالیٰ بلاشک و شبہ اسی عمدہ

ایمانی ترتیب پر جاری فرمادیں گے اور یہ کریم رب کا عظیم احسان ہے کہ ان دنوں جب سب کے کام بگڑتے چلے جا رہے ہیں اللہ کریم نے ایمان والوں کو اپنے کام بنانے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔

رمضان کریم تو ہے ہی ایمان والوں کو بلند پولے جانے کے لیے۔ غزوہ بدرو دیکھیے اور غزوہ فتح مکہ دیکھیے۔ دونوں واقعات رمضان المبارک میں پیش آئے۔ ایک میں اسلام اور کفر کے درمیان اور حق اور باطل کے درمیان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جُدائی کی واضح لکیر کھینچ دی گئی اور حق کی حقانیت اور باطل کا بودہ پن بالکل نمایاں کر دیا گیا۔ جب دوسرے واقعے میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سب سے پہلے گھر خانہ کعبہ پر اسلامی عظمت کے پھریا ہر اکثر ک اور کفر کے لیے تاقیامت ذلت اور شکست کا اعلان کر دیا گیا۔

اللہ

ہر دن نئی شان



تاریخ اسلام اس قسم کے واقعات سے بھری ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو ماہ رمضان میں ہمیشہ عزت اور سر بلندی سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ان محبوب بندوں کو بڑی جلیل الشان فتوحات حاصل ہوئیں، اسلامی قلمرو کے دائرے پھیلتے چلے گئے اور مسلمانوں کے سخت ترین دشمنوں کو شکست فاش اور ذلت و رسالت کا سامنا ہوا۔

مجاہدتواللہ تعالیٰ کو ویسے ہی محبوب ہوتے ہیں چنانچہ قرآن کریم کا اعلان ہے کہ:

”بے شک اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں اُن لوگوں سے جو اُس کی راہ میں سیسے پلائی ہوئی دیوار کی طرح صفت بنایا کر قوال کرتے ہیں“۔ (سورۃ الصف)

پھر اگر یہ مجاہد روزے کی حالت میں ہو اور روزہ دار مسلمانوں کی دعا میں بھی اُن کے ساتھ ہوں تو شان، ہی الگ ہوتی ہے۔ اللہ کریم دیکھتے ہیں کہ کس طرح میرے یہ بندے ایک طرف نفس اور شیطان سے جنگ کر رہے ہیں، تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے دشمن کے خلاف جہادی محاذوں پر مورچہ زان ہیں۔ تب اللہ کریم کی محبت اور نصرت کا خوب فیض انہیں حاصل ہوتا ہے۔

رمضان میں مجاہد کی شان اور جذبات بھی عروج پر ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں؟ وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اگر غالب ہو گیا، تو دونوں دشمنوں کو شکست سے دوچار کیا اور اگر شہید ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایسے حالت میں پیش ہوگا کہ روزہ، جہاد اور شہادت کے امتیازی تنگے اس کے سینے پر سجھ ہوئے ہوں گے۔

بلاشبہ رمضان المبارک خاص برکتوں اور نصرتوں کا مہینہ ہے۔ امت مسلمہ کے کامیابی اور غلبہ کا مہینہ ہے۔ جب بھی مسلمان ماہ رمضان میں جہادی میدان میں کوڈ پڑے ہیں، تو اللہ تعالیٰ کی نصرت سے کامیابی نے ان کے قدم چو梅 ہیں اور دشمن شکست سے دوچار ہوا ہے۔

ماہِ رمضان المبارک میں مسلمانوں کی فتوحات کی طویل فہرست میں سے چند اہم اور یادگار واقعات کی ایک فہرست دیکھیجیے:

☆ غزوہ بدر، 13 مارچ 624ء، بمطابق 17 رمضان المبارک 2 ہجری، مشرکین مکہ کے ساتھ، یہ کفر اور اسلام کی پہلی جنگ بھی ہے۔

☆ غزوہ خندق، مارچ 627ء، بمطابق ذوالقعدہ 5 ہجری۔ قریش تو جنگ کے لئے شوال میں پہنچے، لیکن مسلمان خندقِ رمضان کے مہینے میں کھو دتے رہے تھے، جو 3 سے 4 ہفتوں میں مکمل ہوئی۔

☆ 20 رمضان - فتح مکہ۔ سنہ 8 ہجری فتح مکہ کا سال ہے اور یہ وہی فتح ہے جس کی خوشخبری صلح حدیبیہ کے بعد مذکورہ بالا آیت شریفہ کے توسط سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تھی۔ معتبر کتب کے مطابق فتح مکہ کا عظیم واقعہ 20 رمضان سنہ 8 ہجری کو رونما ہوا۔ سنہ آٹھ ہجری تک اسلام کو عظیم فتوحات ملی تھیں مگر جزیرہ نما یہ عرب کا مرکز یعنی مکہ معظمہ اور اسلام لیواں کی عبادتگاہ اور کعبہ معظمہ ابھی تک مشرک بت پرستوں کے قبضے میں تھا اور وہاں اخلاقی گراوٹوں اور زوال انسانیت اور انسانوں کے استھصال اور بندگان خدا کو بندہ انسان بنائے جانے جیسے رجحانات عروج پر تھے، بیت اللہ میں 360 بت نصب تھے اور قریش ان کی پوجا کر رہے تھے اور دوسروں کو بھی بتوں کی پوجا کرنے پر آمادہ کر رہے تھے۔ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ شریف کے ساتھ ہی اپنی سواری سے اترے اور بت شکنی کا آغاز کیا۔

☆ غزوہ تبوک، اکتوبر 630ء، بمطابق 9 ہجری۔ مسلمانوں کو اطلاع ملی کہ شام کے عیسائی ہرقل کی مدد سے مدینے پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ تبوک کے مقام پر پہنچ تو پتا چلا کہ عیسائی مسلمانوں کے رعب سے ڈر کر بھاگ گئے ہیں۔

☆ رہوڈس کی فتح، 654ء میں، امیر معاویہ کی افواج نے یہ زبردست فتح سمیٹی۔

☆ اندرس کی فتح، 710ء، طارق بن زیاد نے بادشاہ راؤ رک کو شکست دی۔ ماہ مبارک رمضان سنہ 92 ہجری کو مسلمانوں کے لشکر نے طارق بن زیاد کی سر کردگی میں اندرس کو فتح کیا اور اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو دریائے لکھ کے ساحل پر واقع ملک لذریق میں فتح و نصرت عطا کی۔ عرب مسلمانوں اور شمالی افریقہ کے بہادر بر برقائل میں سنہ 92 میں طارق بن زیاد کی سر کردگی میں اندرس کی طرف پیش قدمی کی۔ طارق بن زیاد افریقہ کے فرمانرو اموی بن نصیر ایک سپہ سالار تھے اور خود شمالی افریقہ کی قوم برابر سے تعلق رکھتے تھے۔ طارق بن زیاد نے بارہ ہزار کا لشکر لے کر مراکش اور ہسپانیا کے درمیان واقع آبناے (جبل الطارق) سے گذر کر مختصر سے عرصے میں آج کے پر تگال پر بھی مشتمل اسپین کو فتح کیا۔

☆ جنگ عسقلان، 12 اگست 1099ء بمطابق 22 رمضان، صلیبی جنگجوں نے فاطمی خلافت کو شکست دی۔

☆ جنگ حطین، 4 جولائی 1187ء بمطابق 12 رمضان میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے صلیبی افواج کو عبرناک شکست دے کر بیت المقدس کو آزاد کروا یا۔

☆ سیف الدین محمودہ مز کی قیادت میں عین جالوت کی جنگ 24 / رمضان المبارک 658ھ میں لڑی گئی، جس میں پہلی مرتبہ مغل شکر کو شکست اور ہلاکو خان کا نائب کتبغاںی مارا گیا۔

☆ عباسی خلیفہ معتضم کی قیادت میں عموریہ کی فتح 06 / رمضان المبارک 223ھ کو ہوئی، یہ جنگ ایک مظلوم مسلمان عورت کی (واعتصام) کی پکار میں لڑی گئی۔

☆ ظاہر بیہرہ کی قیادت میں انطا کیہ کی فتح 14 / رمضان المبارک 666ھ کو ہوئی۔

☆ عثمانی خلیفہ سلیمان کی قیادت میں بلگراد کی فتح 26 / رمضان المبارک 927ھ کو ہوئی۔

☆ عصر حاضر میں جاری مشرکین اور صلیبیت پرستوں کے خلاف جنگ میں بعض بڑے بڑے واقعات بھی رمضان المبارک میں ہی پیش آئے جس نے دشمنوں پر کاری ضربیں لگائیں اور دشمن کے ارادوں اور عزم کو تہس نہیں کیا۔ یقین نہ آئے تو ان دونوں مشرکین ہند کے میڈیا کو دیکھ لیجئے کہ کس طرح جہادی یلغار کی گنجیں اس پر سنائی دے رہی ہیں۔

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں، وہ اپنا مقابل کفر اور شرک کی غلطتوں میں لھڑرے ہوئے لوگوں سے بالکل بھی نہ کریں۔ وہ وسائل اور اسباب کے پنجاری ہیں جب ایمان والے ایک رب پر بھروسہ رکھنے والے ہیں۔ اُن کے ہاں دُنیا کی زندگی ہی سب کچھ ہے جب کہ ایمان والوں کے ہاں تو آخرت کی زندگی ہی سب کچھ ہے اور دُنیا کی زندگی اسی آخرت کی تیاری کے لیے۔ اُن کے ہاں موت ہلاکت اور بتاہی و بر بادی ہے جب کہ ایمان والوں کے ہاں موت ایک تخفہ ہے۔ اُن کے ہاں بھوکا پیاسا رہنا ذلت ہے جب کہ ایمان والوں کے ہاں رب کی رضا کے لیے بھوکا پیاسا رہنا ایک افضل ترین عبادت ہے۔ اس لیے اے اہل ایمان! ان مادہ پرستوں کے پیچھے لگنے سے بچو اور اپنی اقدار، اپنی تہذیب، اپنے اخلاق اور اپنی زندگی کے مقاصد اور مشن پر توجہ مرکوز رکھیے، اسی میں ہماری کامیابی ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی خوب فرمادیا ہے کہ:

اپنی ملت کو قیاس اقام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

○.....○.....○



دین و دنیا کی بھلا نبیوں کی جامع دعاء

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا دَائِمًا، وَ أَسْأَلُكَ
قَلْبًا خَاطِشًا، وَ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَ أَسْأَلُكَ
يَقِينًا صَادِقًا، وَ أَسْأَلُكَ دِينًا قَيِّمًا، وَ أَسْأَلُكَ
الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيهٍ، وَ أَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ، وَ
أَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ، وَ أَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى
الْعَافِيَةِ، وَ أَسْأَلُكَ الْغِنَا عَنِ النَّاسِ (نوادر
الأصول)

اس دعاء میں درج ذیل وس چیزوں کی دعاء مانگی گئی ہے:

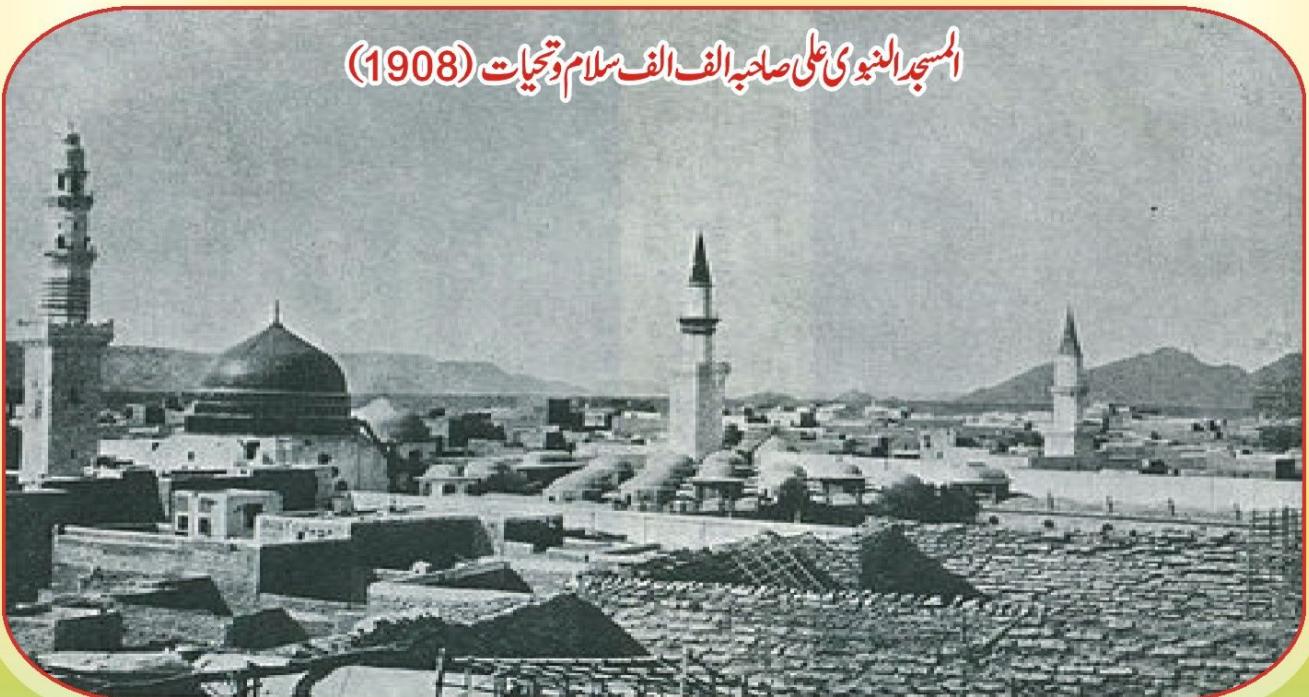
- (1) دائیٰ ایمان
- (2) اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، دبنے والا دل
- (3) نفع دینے والے علوم
- (4) سچا یقین
- (5) مضبوط دین
- (6) ہربلا سے عافیت
- (7) مکمل عافیت
- (8) دائیٰ عافیت
- (9) عافیت پر شکر کی توفیق
- (10) لوگوں سے مستغنی ہونا (یعنی کسی کا محتاج نہ ہونا)



مسجد نبوی میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا تعمیر فرمودہ "حراب عثمان"



عثمانی سلطان سلیمان القانوں کا تعمیر کردہ "حراب سلیمان"
جسے حراب احناف بھی کہا جاتا ہے



المسجد النبوی علی صاحبہ الف الف سلام و تجیات (1908)